بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۱۹ ماہ صلح ۱۳۲۴ھش | ۴ صفر ۱۳۶۴ھ | ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ کوئی افاقہ نہیں ۔ احباب ان کی صحت کے دعا فرماتے رہیں ۔

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ چودھری محمد الحق صاحب ساکن بدوملہی کا جنازہ کل یہاں لایا گیا ۔ بعد نماز ظہر نماز جنازہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھائی ۔ مرحومہ صحابیہ تھیں ۔ اور قطعہ صحابہ میں دفن کی گئیں ۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

آج غلام محمد صاحب محلہ دار العلوم نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی ✦

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ صفر ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سوال پوچھنے کا طریق

فرمایا ۔ میں نے منع کیا تھا ۔ کہ کوئی شخص لکھ کر میرے سامنے سوال پیش نہ کیا کرے بلکہ جس نے کوئی بات پوچھنی ہو ۔ وہ زبانی بات کرے ۔ یہ ایک عیب کی بات ہے ۔ اور اس سے بزدلی پیدا ہوتی ہے ۔ مگر میں نے دیکھا ہے ۔ پھر بھی کوئی بغل میں سے رقعہ دے رہا ہوتا ہے ۔ کوئی پہلو میں سے رقعہ آگے کر رہا ہوتا ہے ۔ کیا تم کہہ سکتے ہو ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے بھی صحابہ اسی طرح لکھ لکھ کر باتیں پیش کیا کرتے تھے ۔ پس یہ ایک نقص ہے ۔ جس کو دُور کرنا چاہیئے ۔ اس ارشاد کے بعد حضور نے فرمایا ۔

نماز ظہر و عصر میں قرأت کیوں مخفی رکھی گئی

ایک شخص نے جو واقف زندگی ہے ۔ سوال کیا ہے ۔ کہ وجہ کیا ہے کہ ظہر اور عصر میں قرأت مخفی رکھی گئی ہے ۔ اور مغرب عشاء اور فجر میں قرأت بلند آواز سے ہوتی ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرأت سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالےٰ کے کلام کا اثر ہو ۔ لیکن دن کے وقت بازاروں اور گلیوں میں ایسا شور ہوتا ہے ۔ جو اس اثر کو باطل کر دیتا ہے ۔ اس لئے دن کی نمازوں میں قرأت کو مخفی رکھا گیا ہے ۔ دراصل شور دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک شور معین ہوتا ہے ۔ اور ایک شور مبہم ہوتا ہے ۔ دن کے وقت یہ دونوں قسم کے شور موجود ہوتے ہیں ۔ شور معین تو یہ ہوتا ہے ۔ کہ لوگوں کی باتیں کانوں میں پڑ رہی ہوتی ہیں ۔ چاہے وہ سمجھ میں آتی ہوں یا نہ آتی ہوں ۔ مثلاً بعض دفعہ ہمارے کانوں میں آواز آ رہی ہوتی ہے ۔ کہ ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا ہوتا ہے ۔ او فلانے میں نے فلاں دن فلاں جگہ جانا ہے اب یہ بات ہم خوب سمجھ رہے ہوتے ہیں ۔ لیکن بعض دفعہ آواز اتنی دُور ہوتی ہے کہ ہم الفاظ کو تو نہیں سمجھ سکتے ۔ مگر اس آواز کا اثر ہمارے کانوں تک پہنچ جاتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں ایک شور مبہم ہوتا ہے ۔ جس میں کوئی آواز تو نہیں آتی ۔ مگر لوگوں کے شور و غل اور ان کی باتوں کی آواز فضا میں پھیل کر ایک ایسا اثر پیدا کر دیتی ہے جو سکون کے خلاف ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ دن میں انسان جتنے زور سے دوسرے تک اپنی بات پہنچا سکتا ہے ۔ رات کو اس سے آدھا زور صرف کر کے اپنی بات پہنچا دیتا ہے ۔ پس دن کے وقت شور ظاہر کے علاوہ ایک شور باطن یا شور مبہم بھی ہوتا ہے ۔ اور لوگوں کی آوازیں جو ایک سکون قائم نہیں رہنے دیتیں اسی لئے الفاظ کا زیر و بم انسان کے قلب پر اثر پیدا نہیں کر سکتا ۔ یہی حکمت ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دن کی نمازوں میں قرأت مخفی رکھی ۔ اور رات کی نمازوں میں قرأت بلند رکھی ۔

درحقیقت نماز دو حصوں میں منقسم ہے ۔ نماز کا ایک حصہ وہ ہے ۔ جس میں امام مقتدیوں کو خدا تعالےٰ کا کلام سناتا ہے ۔ اور نماز کا دوسرا حصہ وہ ہے جس میں مقتدی ذاتی طور پر اپنے اپنے دل میں خدا تعالےٰ کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے ۔ اور اس سے دعائیں کرتے ہیں ۔ چونکہ باجماعت نماز میں مقتدی بھی شامل ہوتے ہیں ۔ اور امام بھی شامل ہوتا ہے اور چونکہ ضروری تھا کہ امام بھی کچھ مقتدیوں کو کہے ۔ اور دوسری طرف یہ بھی ضروری تھا ۔ کہ مقتدیوں کو اپنے رب سے مناجات کرنے کے لئے علیحدہ وقت ملے ۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے نمازیں دو حصوں میں تقسیم کر دیں ۔ رات کی نمازیں خدا تعالےٰ نے امام کو دے دیں ۔ جبکہ فضا میں سکون ہونے کی وجہ سے اس کے کلام کا طبائع پر زیادہ اثر ہو سکتا تھا ۔ اور دن کی نمازیں مقتدیوں کو دے دیں ۔ تاکہ وہ اپنے اپنے طور پر اللہ تعالےٰ سے دعائیں کر سکیں ۔ اس طرح دونوں باتیں حاصل ہو گئیں ۔ یہ غرض بھی پوری ہو گئی ۔ کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں ۔ اور امام کے مونہہ سے سنیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں کن امور کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ اور یہ غرض بھی پوری ہو گئی ۔ کہ انہیں اپنے اپنے طور پر اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنے کا موقعہ مل گیا ۔

پس دن کو قرأت مخفی رکھی گئی ۔ تاکہ مقتدی اپنے رب سے مناجات کر سکیں ۔ اور رات کو بلند آواز سے قرأت ضروری قرار دی گئی ۔ تاکہ قلوب پر اللہ تعالےٰ کے کلام کا اثر ہو ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ جب ہم کسی شخص سے کوئی بات سنتے ہیں ۔ تو صرف الفاظ کا ہی ہمارے دل پر اثر نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس کیفیت کا بھی اثر ہوتا ہے ۔ جو اس کہنے والے کے قلب میں ہوتی ہے ۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے ۔ کہ جب رونے والی طرز میں کوئی شخص شعر پڑھے تو سننے والا رو پڑتا ہے ۔ اور اگر خوشی اور طرب کے انداز میں پڑھے ۔ تو سننے والا خوشی محسوس کرتا ہے ۔ امام بھی جب قرآن کریم کو بلند آواز سے پڑھتا ہے ۔ تو اس کے اندر ذاتی طور پر جو جذب پایا جاتا ہے ۔ اس کا مقتدیوں پر اثر ہوتا ہے ۔ مگر یہ اثر نہیں ہو سکتا تھا ۔ جب تک رات کی نمازیں امام کے لئے مخصوص نہ کی جاتیں ✦

پس اللہ تعالےٰ نے رات کا حصہ امام کو دے دیا ۔ اور دن کا حصہ مقتدیوں کو دے دیا ۔ اس طرح نظام بھی قائم رہا ۔ اور غرض بھی پوری ہو گئی ✦

ایڈیٹر : غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

نماز میں بسم اللہ جہراً کیوں نہیں پڑھی جاتی

دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ بسم اللہ جہراً کیوں نہیں پڑھی جاتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بسم اللہ ایک ایسی آیت ہے۔ جو ساری سورتوں میں مشترک ہے۔ اس اشتراک سے اس کی اہمیت ظاہر ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ جتنا حصّہ سورہ فاتحہ کا بلند پڑھا جاتا ہے۔ اس کے متعلق جو اختلاف پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ مقتدی امام کے ساتھ اُس حصہ کو پڑھے یا نہ پڑھے بعض لوگوں نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ مقتدی پڑھ لے۔ اور بعض نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ نہ پڑھے۔ پس بسم اللہ چونکہ کنجی ہے۔ سورہ فاتحہ کی اس لئے بسم اللہ کی تلاوت کو مخفی کر دیا گیا۔ تا کہ بسم اللہ کے بارہ میں کوئی اختلاف پیدا نہ ہو اور ہر شخص اس کو پڑھ لے۔ اگر اُس شخص کا یہ عقیدہ ہوگا۔ کہ امام کی قرأت کے ساتھ مقتدی کو بھی سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے تو وہ جہاں سورہ فاتحہ پڑھیگا وہاں بسم اللہ بھی ضرور پڑھیگا۔ اور اگر اُس شخص کا یہ عقیدہ ہوگا کہ سورۂ فاتحہ کی جب امام قرأت کر رہا ہو۔ تو اس کے ساتھ مقتدی کو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے تو چونکہ امام نے بسم اللہ کی قرأت نہیں کی ہوگی اس لئے وہ بھی بسم اللہ پڑھ لیگا۔ گویا دونوں صورتوں میں کوئی شخص بسم اللہ پڑھنے کے بغیر نہیں رہیگا۔

دوسرے جیسا کہ میں نے بارہا بیان کیا ہے بسم اللہ سورتوں کا حصہ تو ہے مگر حصہ بطور کنجی کے ہے۔ سورۃ کا اصل مضمون بسم اللہ کے بعد شروع ہوتا ہے پس بسم اللہ چونکہ سورۃ کے مضمون کا حصہ نہیں بلکہ اُس کے مضمون کو کھولنے کا ایک ذریعہ ہے اس لئے اس کے اخفا کا حکم دے دیا گیا تا کہ طبیعت فوراً اصل مضمون کی طرف متوجہ ہو جائے حنفی فقہار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ چنانچہ میں نے بعض بڑے بڑے حنفی فقہار کی کتابوں میں پڑھا ہے۔ کہ وہ لکھتے ہیں۔ ہمارے متعلق یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ ہم بسم اللہ کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے یہ غلط ہے۔ ہم صرف اُس کی بالجہر قرأت کے قائل نہیں ورنہ بسم اللہ کی مخفی قرأت ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

غرض جیسا کہ مَیں نے بارہا بتایا ہے مَیں بسم اللہ کو سورۃ کی کنجی سمجھتا ہوں۔ اصل مضمون بسم اللہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور چونکہ اصل مضمون بعد میں شروع ہوتا ہے۔ اس لئے بسم اللہ کو مخفی کر دیا گیا اور اصل مضمون سے ہی سورۃ کی ابتدا کر دی گئی اس طرح طبیعت شروع سے ہی اصل مضمون کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خطیب بھی جب خطبہ پڑھتا ہے تو آعوذ کے ساتھ بسم اللہ کو ملا کر اس طرح پڑھتا ہے۔ کہ یہ حصہ دوسرے حصہ سے الگ نظر آنے لگتا ہے یعنی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پھر الحمد للہ سے سورۃ فاتحہ کو علیحدہ طور پر شروع کرتا ہے تا کہ لوگوں کا ذہن سورۃ فاتحہ کی طرف ہی متوجہ رہے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسم اللہ کو مخفی کر دیا اور سورۃ فاتحہ کا بالجہر پڑھنا ضروری قرار دیدیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنے والے احباب

بعض دوست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھتے ہوئے اپنا نام یا پتہ نہیں تحریر فرماتے۔ اس سے انہیں جواب نہیں پہنچ سکتا۔ براہ کرم احباب اس کا خیال رکھیں اور اپنا نام و پتہ صاف اور مکمل لکھا کریں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

جامعہ احمدیہ میں علمی تقاریر

قادیان ۱۸ جنوری بروز جمعرات جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بلاد عربیہ اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے (۱) المقارنۃ بین المسیحیۃ والاسلام (۲) حقیقت یاجوج ماجوج۔ پر دلچسپ تقاریر کیں۔ ان تقاریر پر طلبہ نے بعض سوالات بھی کئے۔ جن کے فاضل مقررین نے جواب دیئے اس جلسہ پر مدرسہ احمدیہ کے طلبہ بھی شریک ہوئے۔ جلال الدین قمر سیکرٹری تقاریر جامعہ احمدیہ

قادیان کے غربا ء اور احباب جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر شخص جو اپنے خاندان کے لئے غلہ جمع کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ غلے کا چالیسواں حصہ قادیان کے غرباء کے لئے وقف کر دے۔ اس مبارک تحریک میں بہت سے احباب جماعت نے حصہ لیا ہے اور بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ ان کی یاد دہانی کے لئے حضور کی تحریک کا اقتباس بطور یاد دہانی شائع کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "بیرونی جماعتیں اپنے غریب بھائیوں کی امداد کا خیال رکھیں خصوصاً قادیان میں جو اصحاب الصفہ رہتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ جس قدر غلہ اپنے لئے جمع کرے۔ اس کا چالیسواں حصہ ان کیلئے نکالکر بھجدے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ وہ یہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں۔ بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں۔ وہ یہ خیال کریں۔ کہ جیسے انسان اپنی بیوی کو کھلاتا ہے اپنے بچوں کو کھلاتا ہے۔ اور ان کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کے غرباء کی امداد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر فرض عائد کیا گیا ہے۔ اور وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے یہ غلہ دے رہے ہیں۔"

عبد الرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری

عہدہ داروں کے تقرر کی منظوری کا اعلان

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جماعت نے اپنے عہدہ داروں کی فہرست نظارت علیا میں بھیج دی ہو۔ اور اس کی منظوری کا اعلان اسوقت تک بذریعہ اخبار نہ ہوا ہو۔ تو وہ جماعت براہ مہربانی دوبارہ فہرست بھجوا دے۔ کیونکہ اب دفتر میں اور کوئی فہرست قابل منظوری باقی نہیں۔ اور شبہ ہے کہ شاید بعض فہرستیں ایام جلسہ میں گم ہو گئی ہیں۔ (خاکسار فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۲۴۲ - سونگھڑہ (اڑیسہ)

عہدہ	نام
سکرٹری دعوۃ و تبلیغ	مولوی سید منیر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت	مولوی سید عبد الحلیم صاحب
" مال	"
" وصایا	منشی غلام محمد صاحب
" امور عامہ	منشی یوسف علی خانصاحب و منشی ضمیر الدین صاحب
آڈیٹر	سید ضیاء الحق صاحب

۲۴۳ - ڈھاکہ

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	مولوی قاضی خلیل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری	مسٹر قاضی عبد السعید صاحب

۲۴۴ - بنگورا

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	مولوی محمد صاحب بی۔اے
سیکرٹری	مسٹر محمد سلیمان صاحب

۲۴۵ - نور والا۔ کاساوالا (لدھیانہ)

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری محمد اسماعیل صاحب
امین	"
سیکرٹری مال	چوہدری فضل محمد صاحب
محاسب	"

۲۴۶ - ہیری ہر

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	صوبیدار میجر عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری	شیخ نثار احمد صاحب
آڈیٹر	جمعدار سید جماعت علی شاہ صاحب

۲۴۷ - راؤکے (سیالکوٹ)

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	حاجی بلند بخش صاحب
سیکرٹری مال	علم الدین صاحب
محاسب	"

۲۴۸ - رنگے پور (سیالکوٹ)

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	حاجی برکت علی صاحب
سیکرٹری مال	دین محمد صاحب

۲۴۹ - پراونشل انجمن احمدیہ سندھ

عہدہ	نام
جنرل سکرٹری	مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔اے کنری
سکرٹری تبلیغ	ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری
" تعلیم و تربیت	چوہدری محمد اکرم خانصاحب نصرت آباد
" بیت المال	چوہدری شریف احمد صاحب
" تالیف و تصنیف	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب
" امور عامہ و خارجہ	چوہدری رشید احمد صاحب ظفر اسٹیٹ
آڈیٹر	مولوی عبد الباقی صاحب

(ناظر اعلےٰ)

66

احمدی باپ کا نابالغ بچہ بھی احمدی ہے

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

"میرے ایک دوست حال میں احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا بچہ چار سال کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ پیدائشی احمدی نہیں ہے۔ اس وجہ سے غیر احمدی ہے۔ لیکن میرے نزدیک چونکہ یہ بچہ فطرت اسلام پر بموجب حدیث نبوی کے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ یا تو معصومیت کی بناء پر احمدی ہے یا احمدی نہیں تو غیر احمدی بھی نہیں۔ آپ تحریر فرمایئے کہ وہ کیا ہے؟" (ایک خط از کلکتہ)

مختصر فیصلہ تو یہ ہے۔ کہ وہ لڑکا احمدی ہے۔ اس کے والد غلطی کر رہے ہیں۔ جو اسے غیر احمدی سمجھتے ہیں۔ اور آپ بھی غلطی کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ محض معصومیت کی بناء پر احمدی نہیں۔ بلکہ احمدی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے احمدی ہے۔ اور دوسری غلطی یہ ہے کہ ایک چار سالہ بچہ احمدی ہے نہ غیر احمدی یہ بھی سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔ بس یہ تین غلطیاں ہیں جن کو سمجھ لینا چاہیئے۔

باپ کی غلطی

جب ایک عیسائی خاندان مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو اس خاندان کے بالغ افراد تو رضاکارانہ طور پر مسلمان ہو جانے سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ اور نابالغ افراد اپنے والدین کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے خودبخود مسلمان شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ بچہ کا شرعی مذہب وہی ہے۔ جو اس کے والدین یا اس کے باپ کا ہو۔ کیا عیسائی مذہب چھوڑ کر اگر کوئی خاندان مسلمان ہو جائے۔ تو اس خاندان کے بچے عیسائی رہتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ سب مسلمان سمجھے جاتے ہیں شرعاً بھی اور قانوناً بھی۔ کیونکہ جیسے نیا پیدا شدہ بچہ مذہب میں اپنے والدین کا تابع ہے۔ اسی طرح نابالغ بچہ بھی تابع ہے۔ پس والد اگر احمدی ہو گیا ہے۔ تو بچہ بھی بسبب اس کی شاخ ہونے کے احمدی ہو گیا ہے۔ ہاں بالغ لڑکا اس کا اسی وقت احمدی سمجھا جائیگا جب وہ بھی باپ کی طرح الگ بیعت کریگا۔ "پیدائشی" کوئی خاص اصطلاح نہیں۔ بلکہ نابالغ ہونا شرعی اصطلاح ہے۔ اور باپ اگر اس کی نابالغیت کے زمانہ میں دس مذہب بدلیگا۔ تو وہ بچہ بھی شرعاً اور قانوناً وہی دس مذہب بدلتا چلا جائیگا۔ اور ایک یہ معنے بھی ہیں

فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

کے کہ بچہ اس وقت فطرت پر ہوتا ہے۔ اور ماں باپ اپنے مذہب کے ساتھ ساتھ [illegible] کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ احمدی ہو گئے ہیں۔ تو اسے بھی احمدی کر لیتے ہیں یعنی شرعاً وہ احمدی ہے غیر احمدی نہیں ہے اور اگر مر جائے تو اس کا جنازہ احمدی پڑھینگے یہ صحیح ہے۔ کہ وہ بچہ حقیقی طور پر احمدی نہیں ہے۔ کیونکہ اسے تو مذہب کی کچھ سمجھ ہی نہیں بلکہ وہ بحیثیت قوم احمدیوں میں شامل ہے۔

آپ کی غلطی نمبر ۱

آپ کی پہلی غلطی اس بارہ میں یہ ہے کہ آپ اسے معصومیت کی بناء پر احمدی سمجھتے ہیں حالانکہ ہر بچہ خواہ وہ دہریہ کا ہو یا ہندو کا یا کسی اور مذہب والے کا معصوم ہی ہوتا ہے تو کیا معصوم ہونے کی وجہ سے دنیا کے ہر بچہ کو احمدی سمجھ لیا جائے؟ نہیں بلکہ احمدی کا بچہ ہی قانوناً اور شرعاً احمدی سمجھا جائے گا اور اگر بچپن میں فوت ہو جائے۔ تو احمدی اس کا جنازہ پڑھیں گے۔ اس کی معصومیت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس کے والد کے احمدی ہونے کی وجہ سے وہ احمدی ہے۔ اور اگر اس کا باپ احمدی ہونے کے بعد مرتد ہو جائے۔ تو گو بچہ معصوم ہی ہو۔ مگر وہ احمدی سلسلہ میں داخل نہیں رہیگا۔ اور اس وقت کوئی احمدی اس کا جنازہ نہیں پڑھیگا۔ یہاں کل مولود یولد علی الفطرۃ یا یولد علی الفطرۃ الاسلام کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ بچہ اسلام کو جانتا اور سمجھتا۔ اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس لئے اسے احمدی یا مسلمان سمجھا جائے۔ بلکہ یہاں فطرت یا فطرت اسلام کے معنی صاف تختی کے ہیں۔ یعنی ہر ایک بچہ ایک پاک طینت اور صاف تختی قلب کی لے کر پیدا ہوتا ہے۔ جو اسلام کے لئے فطرتاً موزوں ہوتی ہے۔ لیکن اس کے والدین اگر باطل مذہب قبول کر لیں۔ تو وہ اس تختی کو گندہ کر دیتے ہیں۔ انسانی بچہ گناہ اور خبث کی فطرت لے کر پیدا نہیں ہوتا۔ پس آپ کے اس دوست کا بچہ معصوم ہونے کی وجہ سے احمدی نہیں ہے بلکہ اس لئے احمدی ہے۔ کہ وہ ایک احمدی کا نابالغ بچہ اور اس کا تابع ہے۔ اور جو احکام باپ پر لگتے ہیں وہی بچہ پر لگیں گے۔ یہ ظاہر شریعت ہے۔

آپ کی دوسری غلطی

دوسرا فقرہ آپ کے خط میں یہ لکھا ہے کہ "اگر وہ بچہ احمدی نہیں ہے تو پھر وہ غیر احمدی بھی کسی لحاظ سے نہیں ہو سکتا"۔ بیشک ایمان کے لحاظ سے تو نہ وہ احمدی ہے نہ غیر احمدی بلکہ ایک حیوان ہے۔ جسے خداشناسی اور اخلاق سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہی دو چیزیں انسان کو کسی مذہب کا پابند بناتی ہیں۔ جب وہ بالغ اور عقلمند ہو جائے۔ لیکن شریعت کے مطابق یعنی ورثہ۔ جنازہ اور حقوق وغیرہ کے لحاظ سے وہ احمدی ہے۔ یہ کہنا کہ نہ وہ احمدی ہے نہ غیر احمدی بالکل ایک بے معنی بات ہے۔ وہ اپنے دنیاوی اور شرعی حقوق کے لحاظ سے پہلے غیر احمدی تھا۔ اب باپ کے احمدی ہوتے ہی وہ بھی احمدی ہو گیا۔ نیز پیدائشی اور ۴ سال کے بچہ کا ایک ہی حکم ہے۔ جب تک وہ بالغ خود ہو کر کوئی الگ مذہب اختیار نہ کریں۔

فطرت پر پیدا ہونا

اس لفظ سے بعض لوگ غلطی سے یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ گویا ہر بچہ مسلمان ہوتا ہے۔ اور اگر اسے کوئی اور مذہب نہ سکھایا جائے۔ تو وہ خدا کو معہ اس کی صفات کے جانتا ہوگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو خود ہی سمجھتا ہوگا۔ اور قرآن اور وحی والہام و ملائکہ تقدیر حشر دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اور اسلام کے پانچوں رکن ادا کرتا ہوگا۔ غرض پورا پڑھا ہوا مولوی پیدا ہوگا۔ سو ایسا خیال بالبداہت غلط ہے۔ ان میں سے ہر ایک چیز انسان کو سیکھنی پڑتی ہے۔ بلکہ انبیاء نازل ہو کر یہ باتیں سکھاتے ہیں تب جا کر انسان دین سے واقف ہوتا ہے۔ غرض یہ لفظ فطرت یا فطرت اسلام کا ایسا ہے۔ جس پر اکثر لوگ ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ اگر انسان کو اپنی فطرتی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ دین تو کیا اپنی مادری [illegible] نہیں سیکھ سکتا۔ پس جس طرح انسان میں نطق سیکھنے کا جوہر ہے۔ اسی طرح دینی مسائل سیکھنے خدا کو ماننے اور دیگر مذہبی شعبے سمجھنے کا بھی صرف جوہر ہے۔ اور اسے ہی فطرت کہتے ہیں۔ اور اس فطرت کے ساتھ وہ سچا مذہب باسانی سمجھ لیتا اور قبول کر لیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کے والدین اسے باطل مذہب سکھا دیں۔ اور عقلمند انسان بڑا ہو کر اس باطل مذہب کو شکوک و شبہات کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن اگر صحیح اسلام اسے سکھایا جائے۔ تو پھر وہ شکوک و شبہات کا شکار نہیں ہوتا۔ بس اسقدر اس حدیث کے معنی ہیں۔ کیونکہ سچے اسلام کا ہر عقیدہ اور عمل فائدہ مند نظر آتا ہے۔ اس واسطے انسان فطرتی طور پر اسے پسند کرتا ہے۔ باطل مذاہب چونکہ سودمند اور مفید نظر نہیں آتے۔ اس لئے اس کی فطرت

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین

پکارتی رہتی ہے۔ اور مطمئن نہیں ہوتی۔ نہ تسلی پاتی ہے۔

غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کا رنگ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر واقع میں احمدیوں کے دلوں میں اس بات کا درد ہوتا۔ کہ ان کے غیر احمدی رشتہ دار ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور کہتے کہ یا ہم مر جائینگے اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے۔ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائینگے ہم اس وقت تک پانی نہیں پئیں گے۔ جب تک آپ ہم سے کھل کر باتیں نہ کر لیں۔ اور ہم پر یہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ ہم ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور یا پھر آپ نہ مان لیں۔ کہ ہم سچائی پر ہیں۔ اور آپ ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ ہم اس وقت تک یہاں سے ہلنے کے نہیں۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے اور جب تک ہم پھر ملکر ایک نہ ہو جائیں۔"

کیا آپ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں اس رنگ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اپنی کارگزاری سے اپنے سیکرٹری صاحب تبلیغ کو مطلع کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے رسالہ مصلح موعود؟ کا جواب

قسط اول

مولوی صاحب کا انعامی اعلان

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک رسالہ بعنوان "مصلح موعود" شائع کیا ہے جس کے متعلق مولوی صاحب کا دعوے ہے کہ اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کی "پوری تحقیق" کی ہے۔ مولوی صاحب نے رسالہ کے اوپر باریک حروف میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ [illegible] جواب [illegible] تو بعد فیصلہ منصف بطریق عدالت یک صد روپیہ انعام دیا جائیگا"۔ "منصف بطریق عدالت" کے فیصلہ کی کیا صورت ہوگی اور اس منصف کے تقرر کے بارے میں تصفیہ کی کیا راہ ہوگی اس کے متعلق مولوی صاحب نے کچھ نہیں لکھا۔ غالباً مولوی صاحب کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس طرح انعام کے ذکر سے مفت کی شہرت ہوگی اور رسالہ کی فروخت کا ایک سہل ذریعہ پیدا ہو جائیگا۔ اگر کسی نے مطالبہ کیا تو "منصف بطریق عدالت" کے الفاظ میں کافی گنجائش موجود ہے۔ خیر ہمیں اس الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ "منصف بطریق عدالت" کے تقرر کو مولوی صاحب تسلیم کریں یا نہ کریں۔ اس کا کوئی فیصلہ ہو یا نہ ہو ہمارا فرض ہے۔ کہ مولوی صاحب کے رسالہ میں مندرج اعتراض کا جواب لکھیں وباللہ التوفیق۔

مولوی صاحب کو اس پیشگوئی پر غور کرنیکی ضرورت

مولوی صاحب نے دیباچہ بعنوان "پہلے مجھے دیکھئے" میں لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا۔ جو ایسے ایسے کام کرے گا۔ ہمیں کیا ضرورت تھی کہ ہم اس پر بحث کرتے۔ جب ہم اصل کو نہیں مانتے تو فرع کو کیسے مانیں۔ خدا کی حکمت نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس میں دخل دیں۔ میاں محمود خلیفہ قادیان کو خیال ہوا کہ اس پیشگوئی کے ماتحت مصلح موعود میں ہوں۔ اس دعوی کو انہوں نے اتنا اہم سمجھا کہ سب سے پہلے ہوشیارپور میں بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء جلسہ کیا جس میں دور دراز سے مریدوں کو بلا کر یہ مژدہ سنایا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود میں ہوں"۔ (صٓ۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ بات تو بالکل درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ "میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا۔ جو ایسے ایسے کام کریگا"۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ لکھنا درست نہیں کہ انہیں اس پر بحث کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے جب وہ اصل کو نہیں [illegible] فرع کو کیسے مانیں؟ مولوی صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بالہام الٰہی صاف تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صٓ۵۹)

جب پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور سے قطعی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ اور آپ خدا کے مقرب ومقدس بندے ہیں۔ نیز اس پیشگوئی کے پورے ہو جانے سے مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو ان حالات میں مولوی صاحب کا یہ عذر کس قدر رکیک اور خام ہے کہ چونکہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے ہم فرع کو نہیں مانینگے؟ مصلح موعود کا پیدا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر برہان قاطع ہے۔ ایک روشن نشان ہے۔ جب یہ بات متحقق ہوگئی تو کوئی منصف خدا ترس یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں اس سے کیا ہم چونکہ پہلے سے حضرت مرزا صاحب کے منکر ہیں اب بھی منکر ہی رہینگے۔ ایسا قول خدا ترسی بلکہ زیرکی کے بھی منافی ہے۔ علاوہ ازیں اشتہار ۲ فروری ۸۶ء کی الہامی عبارت کا آخری حصہ بھی قابل توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے [illegible] اگر تمہیں اس فضل اور احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کرسکو تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صٓ۶۲)

خدا کا پاک مسیح اس تحدی اور اتنے پرزور الفاظ میں اپنے منکروں کو للکارتا ہے خدا تعالیٰ اس عظمت اور جلال سے حق کے مخالفوں کو چیلنج کرتا ہے۔ اور اس نشان رحمت کی مثال لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ مگر امرتسر کے مولوی ثناء اللہ صاحب آہستہ سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم حضرت مرزا صاحب کا انکار کر چکے ہیں۔ اس لئے اب ہزار نشان پورے ہوا کریں۔ ہزار دلائل وبراہین قائم ہو جائیں ہم نہیں مان سکتے مولوی صاحب کا یہ قول نہایت کمزور اور بھس بھسا ہے۔ تب تو ہر منکر اور ہر مکذب نبی کے لئے آسان راہ ہے کہ چونکہ میں پہلے اس مدعی کو جھوٹا کہہ چکا ہوں اس لئے اب کسی دلیل اور کسی نشان پر غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب میں نے اصل کا انکار کر دیا ہے تو فرع کو کیسے مان سکتا ہوں۔

خدائی حکمت اور مولوی ثناء اللہ صاحب پر اتمام حجت

مولوی صاحب نے اسے خدا کی حکمت قرار دیا ہے کہ انہیں اس پیشگوئی کے بارے میں اعتراضات کا موقعہ ملا۔ کیونکہ جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالےٰ کے الہام سے اور پرزور طریق پر اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا میں مصداق ہوں۔ تو مولوی صاحب نے اپنا فرض سمجھا کہ لوگوں کو قبول حق سے روکنے کے لئے پورا زور صرف کریں چنانچہ انہوں نے زیر نظر رسالہ تالیف کیا۔ بے شک یہ خدا کی حکمت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں اور بہت سے نشان دکھلا کر مولوی ثناء اللہ صاحب پر اتمام حجت کیا ہے۔ وہاں انہیں لمبی عمر دی اور مصلح موعود کا شاندار اعلان بھی ان کی زندگی میں کرا دیا تا ان کا کوئی بھی عذر باقی نہ رہے۔

مصلح موعود کی شناخت کے اصل معیار سے انحراف

مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ "مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا۔ جو ایسے ایسے کام کریگا"۔ یہ اقرار مولوی صاحب پر حجت قاطعہ کا کام دیگا انہوں نے رسالہ کے اگلے صفحات میں یہ بحث نہیں کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے لئے جو جو کام ضروری قرار دیئے تھے وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے صادر نہیں ہوئے اگر مولوی صاحب یہ بحث کرتے تو ان کی بحث اپنی جگہ پر معقول ہوتی مگر انہوں نے اس طرف قطعاً رخ نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ اس پہلو سے ایک بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت میں مصلح موعود کے لئے جو جو کام ضروری قرار دیئے گئے تھے وہ اللہ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور یہ بات اتنی بدیہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا دل بھی اس کا اقرار کرتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے ظہور مصلح موعود کے انکار کے لئے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اور ہے۔ جس کا نادرست اور غیر صحیح ہونا قارئین کرام انشاء اللہ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائینگے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) فیض اللہ چک — قاضی عظیم اللہ صاحب

(۲) سونگھڑہ — مولوی سید فیاض الدین صاحب

" (نائب امیر) — مولوی سید عبد الحلیم صاحب (ناظر اعلیٰ)

غیر زبان میں ترجمہ قرآن کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا قول اور انکی انجمن کا فعل

مولوی محمد علی صاحب نے غیر زبانوں میں ترجمۃ القرآن کا ذکر کرتے ہوئے کسی خاص مصلحت سے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ کہ "قرآن مجید کا وہی ترجمہ دنیا کے لئے ہدایت کا باعث بن سکتا ہے۔ جس کے کرنے والے کو خدا سے تعلق ہو۔ اسکی بنیاد اس پر ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ قرآن مجید کا ترجمہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو" (پیغام صلح ۲۲ر نومبر ۱۹۴۴ء) ممکن ہے۔ اس سے مولوی صاحب کا اپنی پارٹی کے دوسرے ترجمہ کرنے والوں پر اپنی برتری کا اظہار مقصود ہو۔ اپنے آپ کو وہ تعلق باللہ کے اعلیٰ مقام پر سمجھتے ہوں۔ اور دوسروں کو اس سے محروم قرار دیتے ہوں۔ لیکن اس وقت ان کے اس قول اور ان کی انجمن کے ایک فعل کا ذکر مقصود ہے۔ تا ناظرین اندازہ لگا سکیں۔ کہ مولوی صاحب دوسروں پر چوٹ کرنے اور ان کے کام کی وقعت کم کرنے کے لئے کس دلیری سے اپنی انجمن کے اسی قسم کے فعل سے اپنی آنکھیں بالکل بند کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کی انجمن جو کچھ کرتی ہے۔ ان کے حکم اور ان کے منشا کے ماتحت کرتی ہے۔

پہلے مولوی صاحب کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔ مذکورہ بالا خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔ "یاد رکھئے جب تک ہماری روحانی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ جب تک ہمارا خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ صحابہؓ کے اندر تھا۔ اس وقت تک ہم قرآن مجید کے تراجم کو دنیا کے لئے ہدایت کا سرچشمہ نہیں بنا سکتے۔ .... اس کا یہ منشا نہیں ہے۔ کہ کچھ روپیہ جمع کر لیں۔ اور یورپ کے اندر انہی لوگوں سے ترجمے کرا لیں۔ آج ایسے زبان دان مل سکتے ہیں۔ جو عربی جانتے ہوں۔ اور کچھ دوسری زبانیں بھی جانتے ہوں۔ ہم یہ کر سکتے ہیں۔ کہ کسی کو پیسے دے کر یہ کام کرا لیں۔ لیکن میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا۔ حضرت صاحب کا یہ منشا ہے۔ کہ آپ لوگ خود قرآن مجید کے تراجم کریں۔ جن کی روحانی آنکھیں کھل چکی ہوں۔ اگر یہ روپیہ جمع کر کے کسی انگریز سے ترجمہ کرا لینے کا کام ہوتا۔ تو سب سے پہلے حضرت صاحب خود یہ کام کرا لیتے۔" پھر ارشاد ہوتا ہے "خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس اتنا روپیہ موجود ہے۔ کہ اگر ہم دس آدمی بٹھا لیں۔ تو ہم دس زبانوں میں جلدی جلدی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کی یہ منشا نہیں ہے۔ یہ کام یوں نہیں ہوگا۔ یورپین لوگوں کے ترجمے پہلے بھی موجود ہیں۔ انہی لوگوں سے اور تراجم کرا کے روپیہ برباد کرنے کی ضرورت نہیں۔ خوب یاد رکھو۔ کہ یہ کٹھن منزل ہے۔ اس کام کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا کے خیالات دب جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر زبردست ایمان پیدا ہو جائے۔ پھر دنیا کی مختلف زبانوں سے واقفیت ہو۔ اور پھر تم یہ کام کرو۔ ورنہ یوں ترجمے کرنے سے کچھ حاصل نہیں"

مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ کا مطلب ظاہر ہے۔ اور ان کے اشارات بھی سمجھنے والے خوب سمجھتے ہیں۔ بہر حال یہ تو ان کے اقوال ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ان کی انجمن کا فعل ملاحظہ ہو۔ اخبار "پیغام صلح" ۱۷ر اپریل ۱۹۴۴ء میں "جرمن ترجمۃ القرآن کیسے ہوا؟" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ "جرمن ترجمۃ القرآن کی مجمل کیفیت یوں ہے۔ انجمن نے فیصلہ کیا۔ کہ جرمن زبان میں بھی قرآن پاک کا ترجمہ شائع ہونا چاہیئے۔ اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ یہ کام حضرت مولانا صدر الدین صاحب سرانجام دیں۔ کیونکہ وہی اس کام کے اہل ہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا۔ کہ مجھے جرمن زبان کا اتنا علم نہیں۔ کہ میں اپنے ترجمہ اور تفسیر کو جرمن زبان کا جامہ پہنا سکوں۔ لیکن قوم نے اصرار کیا۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور قرآن پاک کے معارف میں بصیرت بھی دی ہے۔ ہم آپ کا ترجمہ اور تفسیر جرمن زبان میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ اس کام کے لئے کسی ماہر جرمن زبان کو ملازم رکھ لیں۔ حضرت مولانا نے قوم کے اصرار اور خواہش کو دیکھ کر اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ اور متواتر پانچ سال تک ضخیم تفاسیر کا مطالعہ فرمایا۔ اور اس تیاری کے بعد ڈاکٹر منصور کو ملازم رکھا۔ ان پانچ سالوں کے علاوہ دو سال اور قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر پر صرف کئے۔ دوسرے جرمن تراجم بھی پیش نظر رہے۔ آپ قرآن مجید کی ایک ایک آیت کا مفہوم اور مطالب بیان فرماتے اور ڈاکٹر منصور اسے جرمن زبان میں ترجمہ کرتے۔ آپ سنتے اور پھر کانٹ چھانٹ کرتے۔ آپ نے متواتر دو سال تک یہ محنت شاقہ برداشت فرمائی۔ تب کہیں جا کر قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہؤا۔ اس کے بعد آپ جرمنی تشریف لے گئے۔ اور ایک جرمن ماہر زبان سے مسودہ کی نظر ثانی کروائی۔ ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔ تفسیر انگریزی میں لکھی گئی۔ جس کا ترجمہ ایک جرمن فاضل نے کیا۔ لیکن وہ ترجمہ کرنے سے مفسر قرآن نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح پر ڈاکٹر منصور بھی مترجم قرآن نہیں کہلا سکتے۔ اس لئے کہ وہ مفہوم کے ذمہ وار نہیں۔ بلکہ مفہوم کو لباس پہنانے کے ذمہ وار ہیں۔ ان کی اس محنت کا ذکر اور شکریہ دیباچہ میں کر دیا گیا۔ اور یہی مناسب تھا۔ لیکن جرمن فاضل نے اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ کہ ان کی اس محنت کا ذکر تک کیا جائے۔ چنانچہ جب جرمن فاضل کو حضرت مولانا نے کہا۔ کہ میں آپ کا ترجمہ کے دیباچہ میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر تو آپ نے کیا ہے۔ میں نے آپ کے خیالات کو جرمن زبان میں صرف ادا کیا ہے۔ میرا نام اگر دیباچہ میں آئیگا۔ تو لوگ اس پر ہنسیں گے۔ کیونکہ یہ بات ہمارے ملک میں بہت معیوب خیال کی جاتی ہے۔ کہ کسی شخص کے خیالات کو اجرت پر زبان کا لباس پہنائیں۔ اور اس کے مصنف کہلائیں"۔ (پیغام صلح ۱۷ر مئی ۱۹۴۴ء)

ناظرین غور فرمائیں۔ کہ "جرمن ترجمۃ القرآن" میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کی انجمن نے وہی طریق اجرت دیکر ترجمہ و تفسیر کرانے کا اختیار کیا ہے یا نہیں۔ جسکے خلاف اب مولوی صاحب غیظ و غضب میں بھر ہوئے نہایت ناشائستہ باتیں کہہ رہے ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی عیاں ہے۔ کہ امیر غیر مبائعین کو اتنا بھی احساس نہ تھا۔ جتنا کہ ایک غیر مسلم کو ہؤا۔ کہ میں نے چونکہ اجرت لیکر کام کیا ہے۔ اس لئے میرا نام بھی دیباچہ میں ہو۔ لیکن امیر غیر مبائعین صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تنخواہ اور سامان لیتے ہوئے جو ترجمہ کرتے ہیں۔ وہ انکی نسلاً بعد نسل ملکیت تک بن جاتا ہے۔ "تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ" (نجم)

(خاکسار رشید احمد علی سیالکوٹی)

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ کی مجلس عرفان

بہبودِ ہست و بود کا ساماں لئے ہوئے
سارے جہاں کے درد کا درماں لئے ہوئے

عشقِ جگر گداز کی بے تابیوں کے ساتھ
حسنِ کرشمہ ساز کا طوفاں لئے ہوئے

زہد و ورع کے ہاتھ سے تھامے ہوئے عناں
رخشِ جہاں کو جانبِ ایماں لئے ہوئے

غارِ حرائے سوز میں باوصفِ عاشقی
سوفِ ترائے طور کا پیماں لئے ہوئے

لاہوت بام قدس پہ ڈالے ہوئے کمند
معراجِ آرزوئے دل و جاں لئے ہوئے

نازو نیاز شوق کی زریں کتاب میں
بابِ وصالِ حضرتِ سبحاں لئے ہوئے

توراتِ دلفریبیٔ تقویٰ کے ماسوا
انجیلِ دلنوازیٔ رضواں لئے ہوئے

مشکِ ختائے عرش کی کھولے ہوئے گرہ
تاتارِ جاں میں آہوئے عرفاں لئے ہوئے

مینائے چشم ناز کی سرمستیوں کے ساتھ
فردوسِ دل میں کوثرِ قرآں لئے ہوئے

گلزارِ دینِ مہدیٔ دوراں کے واسطے
ابرِ مطیرِ رحمتِ یزداں لئے ہوئے

کفرِ زمانہ سوز کے تشنہ دلوں کے پاس
آبِ حیاتِ زمزمِ ایماں لئے ہوئے

بزمِ جہاں میں ملتِ احمدؐ کا تاجدار
جلوہ نما ہے دولتِ فاراں لئے ہوئے

مصلح درِ وصال ہے قسمت سے وا ہوا
اٹھ تو بھی چل گزارشِ ہجراں لئے ہوئے

خاکسار مصلح الدین احمد راجیکی

تشخیص بجٹ سال رواں کے متعلق ضروری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۱۹۴۵-۴۶ء بھیجے جا چکے ہیں لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کیطرف سے یہ فارم مکمل ہو کر آئے ہیں لہذا عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے ہر دو چندہ جات کے فارم بعد تشخیص کے جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالوں کی سترھویں فہرست

۱۳۵۸ مرزا فتح محمد صاحب ٹھیکیدار کراچی ساری جائیداد
۱۳۵۹ چودھری رحیم داد صاحب معرفت مرزا فتح محمد صاحب کراچی " " "
۱۳۶۰ میاں احسان اللہ صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب اآلکلیہ۔ ایک دکان
۱۳۶۱ بابو نور محمد صاحب مغل پورہ ۲ ماہ کی آمد
۱۳۶۲ چودھری عبدالرحمٰن صاحب ہرسیاں۔ گورداسپور ساری زمین
۱۳۶۳ " عبدالکریم صاحب لودھیانہ ساری جائیداد
۱۳۶۴ منشی محمد دین صاحب آئینہ شیخوپورہ ایک ماہ کی آمد
۱۳۶۵ حاجی عیسےٰ صاحب " "
۱۳۶۶ ملک شاہ محمد صاحب " "
۱۳۶۷ ملک عبداللہ صاحب " "
۱۳۶۸ میاں عبداللہ صاحب " "
۱۳۶۹ چودھری احمد دین صاحب " "
۱۳۷۰ چودھری اللہ داد خان صاحب عارف جہلم " "
۱۳۷۱ منشی محمد عبداللہ صاحب محمود آباد۔ جہلم ایک گھماؤں زمین
۱۳۷۲ چودھری قائم دین صاحب " " دو " "
۱۳۷۳ منشی محمد جمیل خان صاحب وعدہ ۵۰/- روپے
۱۳۷۴ چودھری شاہ دین ولد چودھری محمد علی صاحب " " " ۶۰۰/- "
۱۳۷۵ " محمد علی صاحب " " چار گھماؤں زمین
۱۳۷۶ " رستم علی صاحب " " وعدہ ۲۰۰/- روپے
۱۳۷۷ " برکت علی صاحب " " " ۱۰۰/- "
۱۳۷۸ منشی فضل حق صاحب سکھیواں۔ ساری جائیداد
۱۳۷۹ خانصاحب الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپور۔ جائیداد الیتی ۱۰۰۰ روپیہ ۲ ماہ کی آمد
۱۳۸۰ " نتھو خان صاحب " ایک ماہ کی آمد
۱۳۸۱ چودھری محمد فضل داد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ساری جائداد اور ۲ ماہ کی آمد
۱۳۸۲ محترمہ امۃ السلام صاحبہ زوجہ چودھری ناظر محمد صاحب لفٹنٹ دہلی نصف ساری جائیداد
۱۳۸۳ دفعدار فضل الٰہی صاحب کلرک۔ فیروزپور چھاؤنی ساری آمد
۱۳۸۴ بابو عبدالصمد صاحب دارالعلوم قادیان ۲ ماہ کی آمد
۱۳۸۵ چودھری برکت علی صاحب ریٹائرڈ ریلوے پولیس کوئٹہ " " "
۱۳۸۶ سید مبارک علی شاہ صاحب وائر مین ورکس لودھیانہ ایک " "
۱۳۸۷ محترمہ مبارکہ خاتون صاحبہ بنت سید مبارک علی شاہ صاحب " " " "
۱۳۸۸ " آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحیم صاحب قادیان۔ ساری جائیداد
۱۳۸۹ حافظ محمد عبداللہ صاحب سب اوورسیر ریٹائرڈ جالندھر۔ ۲ ماہ کی آمد اور مکان کا چوتھائی حصہ
۱۳۹۰ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ جالندھر۔ ۲ ماہ کی آمد اور ۵۰۰/- روپیہ مہر
۱۳۹۱ چودھری غلام رسول صاحب سیالکوٹ ساری جائیداد
۱۳۹۲ " مظفر علی صاحب سول سکرٹریٹ۔ لاہور ۲ ماہ کی آمد
۱۳۹۳ " محمد اسحٰق صاحب احمدیہ میڈیکل ہال جودھپور ۱ " "
۱۳۹۴ میاں رشید احمد صاحب ماہل پور ہوشیارپور ۲ " "
۱۳۹۵ سردار عجب لعل خان صاحب اڑیسہ وعدہ ۱۰۰/- روپے
۱۳۹۶ چودھری نذیر احمد صاحب انسپکٹر باغات منٹگمری ۲ ماہ کی آمد
۱۳۹۷ مستری غلام نبی صاحب قادیان ایک مکان
۱۳۹۸ محمد اسمٰعیل صاحب معرفت معتبر قادیان جائیداد قیمتی ۲ ہزار روپیہ
۱۳۹۹ شیخ فیروز الدین صاحب و شیخ نصیر الدین صاحب جالندھر دو دکانیں
۱۴۰۰ بابو حنیف احمد صاحب کپورتھلوی دارالفضل قادیان۔ ایک ماہ کی آمد
۱۴۰۱ سید صادق علی صاحب پنشنر قادیان۔ ایک مکان ۳ کنال زمین
۱۴۰۲ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ بیوہ عمر الدین صاحب مرحوم قادیان ساری جائیداد
۱۴۰۳ مستری محمد صدیق صاحب دارالعلوم قادیان ۸ مرلہ زمین۔
۱۴۰۴ چودھری سلطان احمد صاحب۔ دارالانوار قادیان ۔ آمد دو ماہ
۱۴۰۵ " نظام دین صاحب جالندھر۔ ایک مکان دوکان والا۔
۱۴۰۶ " محمد یعقوب ولد چودھری محمد اسمٰعیل صاحب جالندھر وعدہ ۵۰/- روپیہ
۱۴۰۷ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری حبیب الرحمٰن صاحب جالندھر وعدہ ۱۰۰/- "
۱۴۰۸ چودھری غلام قادر خادم صاحب جالندھر۔ جائیداد کا سولہواں حصہ
۱۴۰۹ " عبدالغنی صاحب " بارہ مرلہ زمین
۱۴۱۰ " چودھری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری وعدہ دس ہزار روپیہ
۱۴۱۱ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب دارالعلوم قادیان ساری جائیداد
۱۴۱۲ میاں بشارت احمد صاحب امروہی قادیان ایک ماہ کی آمد
۱۴۱۳ عبدالغنی صاحب قریشی ساری جائیداد
۱۴۱۴ محمد عارف صاحب ایسٹ افریقہ۔ جائیداد قیمتی ۴۰۰/- روپیہ
۱۴۱۵ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالغنی صاحب گوجرانوالہ۔ سارے زیورات
۱۴۱۶ غلام احمد صاحب مظفر گڑھ ایک ماہ کی آمد
۱۴۱۷ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ ساری جائیداد
۱۴۱۸ عبدالرحمٰن صاحب " " " "
۱۴۱۹ لیس نائک بشیر احمد صاحب اے۔ بی۔ پی۔ او دو ماہ کی آمد
۱۴۲۰ عبداللطیف صاحب شرما دارالفضل قادیان دو ماہ کا جیب خرچ
۱۴۲۱ محترمہ اے۔ آر نگہت صاحبہ بنت خیر الدین صاحب دارالفضل قادیان ۲ ماہ کا جیب خرچ
۱۴۲۲ بی سی۔ احمد طاہر بن " " " " " "
۱۴۲۳ محمد خان صاحب جہانسی ایک ماہ کی آمد
۱۴۲۴ چودھری محمد احمد صاحب لاہور " " "
۱۴۲۵ محترمہ سراج بی بی صاحبہ قادیان ایک مکان
۱۴۲۶ محمد عبدالکریم صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قادیان۔ اپنے مکان کا حصہ
۱۴۲۷ جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی سرگودھا ایک ماہ کی آمد
۱۴۲۸ سید زین العابدین صاحب کمرشل ہوس منصوری " "
۱۴۲۹ چودھری علی محمد صاحب۔ اللہ دتہ صاحب شاہ صاحب بہاولپور۔ دو مربعہ زمین
۱۴۳۰ محلہ سالم اکبر صاحب درنگیہ۔ جائیداد قیمتی پانچ ہزار روپیہ
۱۴۳۱ عبدالواحد صاحب یاڑی پورہ۔ کشمیر۔ ساری جائیداد
۱۴۳۲ محترمہ سردار صاحبہ اہلیہ مولوی اسلام احمد صاحب اکیگر بیت المال قادیان۔ سارا زیور
۱۴۳۳ ڈاکٹر غلام محمد صاحب ایم۔ اے۔ بی پی ساو۔ دو کنال زمین
۱۴۳۴ چودھری فیض بخش صاحب سب انسپکٹر ٹیکس مظفر گڑھ ۲ ماہ کی آمد
۱۴۳۵ ۱۸۶۷۰ لیس نائک عبدالستار خان ۱ " "
۱۴۳۶ ۱۷۵۹۰ " امام دین صاحب پیر شاہ گجرات ۱ " "
۱۴۳۷ ۱۸۶۷۱ سپاہی نذیر احمد بھینی بانگر قادیان ۱ " "
۱۴۳۸ ۱۱۱۳۹ نائک محمد صادق کالا گجراں جہلم ۱ "
۱۴۳۹ جمعدار علم الدین صاحب ۲۱ تلونڈی ہوشیارپور وعدہ ۲۰۰/- روپے
۱۴۴۰ ظفر الحق صاحب دارالفضل قادیان دو ماہ کی آمد
۱۴۴۱ عزیز الدین درزی قادیان ساری جائیداد
۱۴۴۲ نصیر احمد صاحب نصرت آباد سندھ " "
۱۴۴۳ بقاء اللہ صاحب بازار چوک بھوپال۔ ساری جائیداد ۲ ماہ کی پنشن
۱۴۴۴ غلام محمد صاحب اوورسیر سانگلا ایک مکان
۱۴۴۵ عبدالغفور صاحب بشیر آباد اسٹیٹ ۲ ماہ کی آمد
۱۴۴۶ محمد شریف صاحب جہلم ۱ " "
۱۴۴۷ محمد احمد صاحب از عدن ایک مکان
۱۴۴۸ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ حیدرآبادی ۲ تولہ سونا اور پچاس روپیہ
۱۴۴۹ غلام رسول صاحب پٹھان کوٹ۔ زمین دس گھماؤں
۱۴۵۰ چودھری محمد عظیم صاحب نائب تحصیلدار قادیان۔ ساری جائیداد
۱۴۵۱ " غلام رسول صاحب گھٹیالیاں۔ سیالکوٹ۔ اپنی ساری زمین
۱۴۵۲ عاشق محمد صاحب مدرس گورداسپور ۲ ماہ کی آمد
۱۴۵۳ مرزا مظہر بیگ صاحب معرفت مرزا احسن بیگ صاحب راجیکانہ کی جائیداد بصورت جنس مالیتی ۷۲۰/- روپے
۱۴۵۴ خیر دین ملک صاحب قادیان ساری جائیداد
۱۴۵۵ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قادیان تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ
۱۴۵۶ بشیر احمد صاحب ولد اللہ رکھا صاحب موضع ننکانہ سگھیاں۔ چار گھماؤں زمین
۱۴۵۷ بابو فضل احمد صاحب کارکن دفتر محاسب قادیان۔ ایک مکان
۱۴۵۸ میاں محمد عبداللہ صاحب قریشی " " " " ۲ ماہ کی آمد
۱۴۵۹ عطاء اللہ صاحب قریشی حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان ۲ ماہ کی آمد
۱۴۶۰ محمد یوسف صاحب محلہ دارالبرکات قادیان۔ دس مرلہ زمین۔
۱۴۶۱ سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن۔ ساری جائیداد
۱۴۶۲ " غلام محمود صاحب " " " "
۱۴۶۳ کرم الٰہی صاحب ضلع گوجرانوالہ ساری زمین
۱۴۶۴ محمد شفیع صاحب ٹریننگ لاہور ایک ماہ کی آمد
۱۴۶۵ سید بشیر احمد شاہ صاحب کینیا۔ افریقہ دو " "
۱۴۶۶ " بشیر احمد صاحب مظفر نگر یوپی دو " "
۱۴۶۷ چودھری غلام مرتضیٰ صاحب خانیوال۔ ساری زمین
۱۴۶۸ " عبدالمتین صاحب بی اے بی ٹی کلکتہ " "
۱۴۶۹ دانشمند صاحب ملپیڈر یوپی ساری جائیداد
۱۴۷۰ سید محمود عالم صاحب قادیان ایک مکان
۱۴۷۱ اہلیہ سید محمود عالم صاحب قادیان ایک مکان

انچارج تحریک جدید قادیان

عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ جلد توجہ فرمائیں

جن انجمنوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں پر آخیر فروری ۱۹۴۵ء تک قائم کر لینی چاہئیں۔ قیام مجالس انصار اللہ اور کام انصار اللہ کے متعلق معلومات کے لئے قواعد و ضوابط اور ہدایات کی مطبوعہ کاپی اگر کسی جماعت کے عہدہ دار نے حاصل نہ کی ہو تو اب لکھ کر منگوالی جاویں۔ اگر کسی جماعت نے آخر فروری ۱۹۴۵ء تک اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ کی۔ تو اس جماعت کے عہدہ داران کے متعلق کہ جو بلحاظ عمر کے انصار سے تعلق رکھنے ہونگے ناظر صاحب اعلیٰ کو لکھدیا جائے گا۔ اس لئے عہدہ داران
۴۴
صوم جماعت مقامی کو قیام مجلس انصار اللہ کیلئے جلد فکر کرنی چاہیئے۔ اب اس بارہ میں تغافل قابل درگذر نہ ہوگا۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

چھاپہ گری اور رنگ سازی

میرے ایک عزیز چھاپہ گری، اور رنگ سازی میں مہارت حاصل کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں اور اس کام کو ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس کام کے متعلق مکمل واقفیت رکھتے ہوں تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ انشاء اللہ حق خدمت ادا کر دیا جائیگا۔ (عبد الرحمٰن صابر عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک فزیکل انسٹرکٹر کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ایک ایسے فزیکل انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ جو T.G. کا کورس پاس ہو۔ اور طلباء کی جسمانی ورزش اور ٹریننگ کا خاطر خواہ انتظام کر سکتا ہو۔ درخواستیں جلد از جلد نظارت میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

مطبوعات جدیدہ

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے امسال ۸ کتب چھپوا کر شائع کی ہیں۔ احمدی جنتری ۱۹۴۵ء اس جنتری کا یہ اٹھائیسواں سال ہے جس میں تبلیغی مضامین درج ہیں قیمت ۲ر۔ احمدیہ ڈائری۔ یہ ۸۰ صفحہ کا رسالہ ہے۔ اس میں احمدیت کے متعلق پچاس ساٹھ مضمون درج ہیں قیمت ۶ر۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا نیا ایڈیشن چھاپا ہے قیمت ۸ر۔ ادعیۃ المسیح الموعود۔ حضرت مسیح موعود کی الہامی و غیر الہامی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۲ر۔ غنچۂ اشعار۔ تبلیغی منظوم کلام ۸۰ صفحہ کا رسالہ قیمت ۳ر۔ تمام کتب مذکورہ بالا پتہ سے منگائیں۔

اٹھرا کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایکدم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

بواسیر

حفسم

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالےٰ سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہے

قیمت دو روپے ۹ آنے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر بچھو اور سانپ کے کاٹنے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی ۱۸؍ - چھوٹی شیشی ۱ر

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

قومی بچت کا "دو ہفتہ"

ان ۱۴ دنوں میں آپ آئندہ ۱۴ برس کا انتظام کر سکتے ہیں

ان دنوں بچت کا "دو ہفتہ" منایا جا رہا ہے جو ۸ جنوری سے ۲۲ جنوری تک رہے گا۔ ان ۱۴ دنوں میں آپ اپنے کاروبار، اپنی اولاد، اُس کی تعلیم اور شادی وغیرہ کے متعلق اپنے آئندہ منصوبوں کو پورا کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔ آجکل روپیہ لگانے کی بہترین مدیں یہ ہیں۔ ان میں رقم بالکل محفوظ رہتی ہے اور منافع بہت معقول ملتا ہے۔

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس

آپ ۵۰۰۰ روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتے ہیں اور چاہیں تو ۳ سال بعد بھنا سکیں گے۔

آپ کو ہر دس روپے کے بدلے بارہ سال بعد پندرہ روپے ملیں گے۔ اس کے معنی ہیں ۴ ۱/۲ فیصدی منافع۔ انکم ٹیکس معاف۔ حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹ سیونگز ... یا ... خانے سے مل سکتے ہیں۔

ڈیفنس لون

جتنی رقم کے چاہیں خریدیں کوئی حد مقرر نہیں۔ ۱۹۵۷ء میں اصل رقم واپس مل جائے گی۔ ۳ فیصدی منافع ملتا ہے۔

... ضرورت پڑے جب چاہیں آسانی سے ... ہندوستان میں ... بینک آف انڈیا کی کسی شاخ ریزرو بینک آف انڈیا یا کسی سرکاری ... ٹریژری یا سب ٹریژری سے خریدا جا سکتا ہے۔

روپیہ بچانے کا یہی وقت ہے

حکومت ہند کے محکمہ فنانس نے شائع کیا

AAA 1247

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک مکان مشتمل بر چار کمرے۔ برآمدہ باورچی خانہ و غسل خانہ ... وغیرہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ مکان میں نلکا اور بجلی کا انتظام ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت خاکسار سے قیمت طے کر سکتے ہیں۔

محمد عبد اللہ اوورسیر دار الرحمت قادیان

یاد رکھیئے!

بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں بدنما داغوں پھوڑے پھنسیوں بھوسے تل مہاسوں داد چنبل خارش اگزیمہ اور جلدی چرمی بیماریوں کا اکسیر علاج ہے

قیمت سوا روپیہ (عہ)

اور

بیوٹرین سنو رجسٹرڈ

آپ کی خوبصورتی و ملاحت کو قائم رکھنے کیلئے ہے

قیمت (عہ)

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ ڈانگر یا ... فروش سے خریدیئے۔

محافظ شباب گولیاں یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ہے۔ مقوی دل و دماغ معین حمل و محافظ شباب ہے۔ لیکوریا اور رحم کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیحد مفید ہیں۔ قیمت روپیہ کی چار گولیاں ملنے کا پتہ **منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۸ر جنوری - پولینڈ میں تین روسی فوجیں دو سو میل لمبے محاذ پر برابر بڑھتی جا رہی ہیں یہ محاذ پولینڈ کے جنوب مغربی سرے تک پھیلا ہوا ہے - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجوں نے وارسا کو آزاد کرا لیا ہے - اس کے علاوہ سات سو دیگر مقامات پر بھی قبضہ کر لیا ہے جرمنوں کا بیان ہے کہ روسی فوجیں اب لاڈس کے خوبیہ میں پہنچ چکی ہیں - جو وارسا سے ستر میل دور ہے - مارشل کونیف کی فوجوں نے ذیشٹو چوآ کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جو جرمن سرحد سے صرف پندرہ میل دور ہے - لیلین سے اعلان کیا گیا ہے کہ اسیوانی کر کیا ذ پر بھی قبضہ کر لیا ہے مارشل سٹالن نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں نے یکشنبہ کی صبح کو وارسا کے شمال میں ایک نیا حملہ شروع کیا ہے اور ساٹھ میل لمبے محاذ پر ۲۵ میل دور تک اندر چلی گئی ہیں

لنڈن ۱۸ر جنوری - مغربی محاذ پر آرڈینز کے محاذ پر اتحادیوں نے ولیاں پر قبضہ کر لیا ہے - کچھ اور دستے ساؤچ پر بڑھ رہے ہیں - دوسری برطانی فوج دریائے ماس کے کنارے بڑھتی جا رہی ہے - اور جرمن سرحد کے پاس پہنچ چکی ہے - جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں کل ایک ہزار امریکن ہوابازوں نے ہمبرگ میں یوبوٹوں کے کارخانوں اور تیل کے کارخانوں پر حملے کئے - برطانی ہوائی جہازوں نے ہالینڈ میں دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی

واشنگٹن ۱۸ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ لوزان میں امریکن فوجوں نے الالانس کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور اس شہر کے جنوب اور شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں - شمال میں ۷۰ میل بڑھ چکی ہیں - منیلا کی بڑی سڑک پر واقع ایک اور شہر بھی دشمن سے چھین لیا گیا ہے - کل دو سو امریکن ہوابازوں نے فارموسا میں جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے - اور سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے

دہلی ۱۸ر جنوری - ان فوجوں کے علاوہ جو مانڈلے کی طرف بڑھ رہی ہیں ایک تیسرا اتحادی دستہ دریائے ایراودی کے ساتھ ساتھ بھی آگے بڑھ رہا ہے -

ماسکو ۱۸ر جنوری - اس وقت تیس روسی ڈویژن پولش سرحد سے جرمنی پر بڑھ رہے ہیں - ان کو حکم دیا گیا ہے کہ برلین پہنچ کر دم لیں - ہراول روسی ٹینکوں کے لئے جرمن کو کاٹ کر راستے صاف کر لئے گئے ہیں -

ماسکو ۱۸ر جنوری - روسی اخبار ترکی پر سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں "پرودا" نے لکھا ہے کہ ترکی نے تیرہ سو جرمن جاسوسوں کو پناہ دے رکھی ہے - اور وہ اس کی حفاظت میں رہتے ہوئے جاسوسی کرتے ہیں - دراصل روس دردانیال کے سوال کو حل کرنے کے لئے بہت پریشان ہے - سیاسی حلقوں کا خیال ہے - کہ شاید اس سوال پر ترکی اور روس میں لڑائی ہو جائے -

لنڈن ۱۸ر جنوری - ہٹلر نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اس وقت سخت خطرہ میں ہے - اور اس نے جرمن فوجوں کو کٹ کٹ کر لڑنے کا حکم دیا ہے - مشرقی مورچہ کے جرمن استحکامات ٹوٹ چکے ہیں -

لنڈن ۱۸ر جنوری - برطانیہ کی سمندر پار تجارت کے وزیر نے ایک بیان کہا کہ اس جنگ کے خاتمہ پر برطانیہ کے ذمہ دوسرے ملکوں کا قریباً دس کھرب پاؤنڈ قرضہ ہوگا - لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ ہم اپنی برآمد میں پچاس فی صدی اضافہ کر کے حالات کو بحال رکھ سکیں گے

ایتھنز ۱۸ر جنوری - ایسے حالات پیدا ہونے کی وجہ سے جن کا جائزہ لینا ضروری تھا - مارشل الیگزینڈر پھر یونان گئے ہیں - یونان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اگر گوریلا فوجیں ہتھیار ڈال دیں تو امید ہے بہت جلد عام انتخابات عمل میں لائے جا سکتے ہیں -

لنڈن ۱۸ر جنوری - ساتویں امریکن فوج کے محاذ پر ایک جرمن کمانڈر کو گرفتار کر لیا ہے -

لنڈن ۱۸ر جنوری - مسٹر چرچل نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ اٹلانٹک چارٹر کے بارہ میں مسٹر روزویلٹ کے بیان سے کسی قسم کے شکوک پیدا نہیں ہوتے - انہوں نے تو اعلان کیا ہے کہ اس چارٹر کے اصول آج بھی اسی طرح قائم ہیں جس طرح ۱۹۴۱ء میں تھے - البتہ اس کے تمام قاعدوں کو فوراً ہی پورا نہیں کیا جا سکتا - ہندوستان پر اس چارٹر کے اطلاق کے سلسلہ میں پیشتر ازیں اعلان کر چکا ہوں ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دی جا رہی ہے اور اس طرح اٹلانٹک چارٹر کے اصولوں پر عمل کیا جا رہا ہے -

واشنگٹن ۱۸ر جنوری - امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ چند امریکن کمانڈروں کو سبکدوش کر دیا گیا ہے - کیونکہ وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ناکام رہے جو ان کے سپرد کیا گیا تھا -

ماسکو ۱۸ر جنوری - کل جرمنوں نے شمالی السس میں دریائے رائن کے پار اپنا مورچہ چوڑا کرنے کے لئے حملے کئے - اتحادی فوجوں کو دو گاؤں سے پیچھے ہٹنا پڑا -

کانڈی ۱۸ر جنوری - شمالی برما میں لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے محاذ جنگ کا دورہ کیا ہے - ۱۵ ویں ہندوستانی فوج ٹینکوں کی مدد سے گانتھا کی دو پہاڑیوں پر قابض ہو گئی ہے - ۱۴ ویں فوج کے مورچہ پار سے دستے شوابو سے اور آگے بڑھ گئے ہیں - کل مانڈلے اور لاشیو کے درمیان ریلوے پٹڑیوں پر اور ہوائی میدانوں پر بم برسائے گئے - گوداموں پر بھی بم باری کی گئی کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی -

واشنگٹن ۱۸ر جنوری - مسٹر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ اتحادی ممالک کی عارضی کونسل بنائے جانے کا سوال چرچل - روزویلٹ